السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا خاوند میری کثرت تلاوت سے پریشان ہوتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں اسے اکیلا چھوڑ دیتی ہوں تو اگر میں خاوند کی وجہ سے تلاوت قرآن چھوڑ دوں تو کیا میں گناہگار ہوں گی۔ اس لیے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اس کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلی ویژن دیکھوں اور کیا جب میں تلاوت چھوڑ کر رمضان کے دن میں یا رات میں اس کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلی ویژن دیکھوں گی تو گناہگار ہوں گی؟

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میں تلاوت اس وقت کرتی ہوں جب وہ سو رہا ہو یا پھر کسی کام میں مشغول ہو میں بہت زیادہ تو نہیں پڑھتی لیکن آہستہ پڑھتی ہوں کیونکہ میں تجوید سیکھ رہی ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ خاوند کے حقوق صحیح طور پر ادا کریں اور پھر آپ کا تلاوت قرآن میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح دوسرے نیکی کے کام کثرت سے کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن خاوند کے حقوق میں کمی نہ ہو اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے۔" (بخاری 5195۔ کتاب النکاح باب لاتاذن المراة فی بیت زوجها لا حد الا باذنه مسلم 1026۔ کتاب الزکاة باب ما انفق العبد من مولا ترمذی 782۔ کتاب الصوم باب ماجاء فی کراهیه صوم المراة الاباذن زوجها ابن ماجه 1761۔ کتاب الصیام باب فی المراة تصوم بغیر اذن زوجها)

یہ اس لیے کہ خاوند کا حق استمتاع فرض ہے جسے کسی بھی نفلی کام سے ختم کرنا جائز نہیں۔ لہذا ایک نیک بیوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ خاوند کی بات تسلیم کرے اور اس کے پاس بیٹھنے کی رغبت پوری کرے لیکن ٹیلی ویژن دیکھنے میں نہیں کیونکہ ٹیلی ویژن دیکھنا بہت ہی برا کام ہے اس سے بچنا ضروری ہے کیونکہ اس میں بہت سے فتنے اور شہوات وشبہات پائے جاتے ہیں اور پھر اس میں بہت سی برائیوں کو ترویج بھی ملتی ہے مثلاً مرد و عورت کا اختلاط بے پردگی موسیقی کا استعمال اور اسی طرح گانے، بجانے کے آلات وغیرہ اور ٹیلی ویژن میں جو بہت تھوڑی خیر ہے اور اس بڑے شر میں ڈوبی ہوئی ہے جس کا پتہ بھی نہیں چلتا اور بہت سے لوگ جنہوں نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے۔ انھوں نے اس کی وضاحت کی ہے کہ اس کی برائیوں سے بچنا بہت ہی مشکل ہے۔

آپ کے خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے اہل وعیال اور بچوں کو ان برائیوں کے دیکھنے سے روکے کیونکہ وہ گھر میں حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں اس پر سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔" (التحریم :6)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ اسی طرح فرمایا ہے۔

"تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ انسان اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ اور تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔" (بخاری 793۔ کتاب الجمعة باب الجمعة فی القری والمدن مسلم 1829۔ کتاب الامارة باب فضیلة الامیر العادل وعقوبة الجائر والحث علی الرفق بالرعیة ترمذی 1705۔ کتاب الجهاد باب ما جاء فی الامام نسائی فی السنن الکبری 9173/5۔ عبد الرزاق 20649۔ الادب المفرد للبخاری 214۔ بیہقی 287/6)

اگر آپ کا خاوند آپ کو ان حرام اشیاء جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کو سننے یا دیکھنے کی دعوت دے تو آپ پر اس میں اس کی اطاعت واجب نہیں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ "خالق کی نافرمانی (والے کام) میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔" (صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر 7520 المشکاة 3696)

آپ اسے نصیحت کرنے میں نرمی سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتی رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کی اصلاح کرے اور اسے رشد وہدایت کی طرف پلٹے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص353

محدث فتویٰ